رسائل و مسائل

پیدائشی مسلمان اور جزا و سزا

سوال: میں ایک ہندو ہوں' میرے ان چند سوالوں کا تحقیقی جواب دیں تو بہت کرم ہو گا۔

۱۔ پیدائشی مسلمان ہونا کوئی خوبی نہیں ہے۔ نہ پیدائشی ہندو یا عیسائی ہونا کوئی عیب ہے۔ پھر آپ کے ملا مولوی یہ کیوں کہتے ہیں کہ مسلمان اچھے اور جنتی ہیں' کافر برے اور جہنمی ہیں۔ کیا جنت جہنم کا فیصلہ پیدائشی بنیادوں پر ہونا انصاف ہے؟

۲۔ میرا خیال ہے کہ کافر وہ ہے جو پیدائشی مسلمان ہے اور پھر نظریات اور اعمال سے ہٹ گیا۔ ہم بت پرست ہیں تو کیا ہوا' یہ تو ہمارا پیدائشی مذہب ہے۔ لیکن مسلمان اگر قبر پرست ہے یا گناہ کرتا ہے تو وہ بھی کافر ہے کیونکہ اس نے اختیاری کفر کیا۔

۳۔ آج مسلمان اخلاق و کردار کے لحاظ سے کفار سے بھی بدتر ہے حالانکہ وہ روشنی رکھتا ہے۔ روشنی کے باوجود کوئی ٹھوکر کھا کر گرے تو وہ قصوروار ہے یا وہ جو اندھیرے میں گر پڑے؟ اللہ کے ہاں کون زیادہ سزا کا حق دار ہے؟

۴۔ اسلام توحید کا دین ہے مگر اب توحید کہاں! ہم اپنے اوتار پوجتے ہیں' تم اپنی شخصیات پوجتے ہو۔ فرق کیا ہوا؟ ہم تو پیدائشی ایسے ہیں لیکن تم لوگ خود توحید سے پھر گئے۔ کس کا قصور ہوا؟ انصاف تو یہ ہے کہ کفر و شرک کا اصل مقدمہ تم پر چلے۔ ہمارا قصور بس اتنا ہے کہ ہم پیدائشی توحید سے 'محروم کیے گئے' اور یہ کوئی جرم نہیں۔ ہمیں صحیح فکر و عمل کی کس نے تعلیم دی؟ کس نے ہمیں متاثر کیا کہ ہم بدل جائیں؟

۵۔ عقل کا تقاضا ہے کہ پیدائشی ایمان و کفر کا کوئی وزن نہ ہو۔ اختیاری ایمان اور کفر ضرور قابل مواخذہ ہیں۔ مسلمانوں میں اختیاری کفر ہے۔ ازروے انصاف یہی دوزخی ہیں۔ خدا نسلی اور رسمی کلمے کی بنیاد پر جنت دوزخ کا فیصلہ نہیں کرے گا۔

۶۔ قبر اور تعصب پرست بھی مسلمان' سیکولر اور اسلام کے مخالف بھی مسلمان' قاتل و غاصب' اغوا کرنے والے' فسادی' زانی' شرابی وغیرہ سب مسلمان اور جنتی۔ کیونکہ انھوں نے

کلمہ پڑھا۔ سوچیں کہ انھوں نے کب کلمہ پڑھا، کلمہ تو ان کو پیدائشی ملا۔ اب وہ اس کو رسمی پڑھتے ہیں لیکن فکر اور عمل میں ہم جیسے ہیں۔ کیا اس رسمی ادائیگی پر اللہ جنت جنم کا فیصلہ کرے گا؟

جواب: آپ کے خط سے یہ جان کر مسرت ہوئی کہ ہندو مذہب کے پیروکار ہونے کے باوجود آپ ترجمان القرآن کا مطالعہ کرتے ہیں۔ آپ کی یہ جستجو اور تلاش حق لائق تحسین ہے۔ اس بات سے بھی خوشی ہوئی کہ آپ نے کفار کے جنمی کہلائے جانے کے بارے میں اپنے احساسات کا اظہار بلا تکلف اپنے خط میں کیا ہے اور کھلے ذہن کے ساتھ جو سوالات اٹھائے ہیں ان کے علمی جواب چاہتے ہیں۔

پہلی بات یہ سمجھ لیجیے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ ہر بچہ اسلام کی فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ گویا کوئی بچہ ہندو یا عیسائی پیدا نہیں ہوتا بلکہ ہر بچہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ نظام بندگی و اطاعت کی پیروی کرتے ہوئے مسلمان پیدا ہوتا ہے۔ بہت سے انسان جو اپنے آپ کو ہندو یا عیسائی کہتے ہیں، درحقیقت پیدائش کے وقت اپنی فطرت کے لحاظ سے مسلمان ہی پیدا ہوتے ہیں اور بعد میں اپنے ماحول اور والدین کے زیر اثر عیسائی یا ہندو بن جاتے ہیں۔ یہی سبب ہے کہ مسلمان گھرانے میں جو بچہ بھی پیدا ہوتا ہے پیدائش کے فوراً بعد اس کے کانوں میں ندائے اذان کے ذریعے اسلام کی دعوت علاماتی طور پر پہنچادی جاتی ہے۔

یہی بچہ جب بڑا ہوتا ہے تو اسے شعوری طور پر اسلامی تعلیمات سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ اسے قرآن کریم کے مطالعے، حفظ اور سیرت پاک سے متعارف کرایا جاتا ہے اور اب وہ اسلام کی تعلیمات کو سمجھ کر اپنے مسلمان ہونے کا ادراک کرتا ہے۔ آپ کی یہ بات درست ہے کہ عموماً ایک بچے کے ماں اور باپ دونوں مسلمان ہوں تو پاسپورٹ کے خانہ اندراج میں یا اسکول کے داخلہ فارم میں اس کا دین اسلام ہی لکھا جاتا ہے۔ اب اگر وہ رسمی طور پر مسلمان ہونے کے باوجود قرآن کریم کی تعلیمات اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو ایک ایک کر کے رد کرتا ہے تو وہ عملاً کفر کا ارتکاب کرتا ہے۔ اس بات کو قرآن کریم میں بہت سے مقامات پر فرمایا گیا ہے کہ ایمان لانے کے بعد کافر نہ ہو جاؤ، یا ناشکرے نہ بن جاؤ------ اور جب تمھارے پروردگار نے تم کو آگاہ کیا کہ اگر شکر کرو گے تو میں تمھیں زیادہ دوں گا اور اگر ناشکری (کفر) کرو گے تو یاد رکھو میرا عذاب بھی سخت ہے (ابراھیم ۱۴:۷)۔ اسی طرح سورہ النحل میں فرمایا گیا: اور اللہ ایک بستی کی مثال بیان فرماتا ہے کہ امن و چین کی بستی تھی ہر طرف سے رزق بافراغت چلا آتا تھا مگر ان لوگوں نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری (فکفرت) کی تو اللہ نے ان کے اعمال کے سبب ان کو بھوک اور خوف کے لباس پہنا کر (ناشکری کا) مزہ چکھا دیا (النحل ۱۶:۱۱۲)۔

کفر دراصل اللہ تعالیٰ کے خالق' رب' مالک' حاکم اور ہادی ہونے سے انکار کرنے کا نام ہے۔ اس کا ارتکاب ایک ایسا شخص بھی کر سکتا ہے جو زبان سے تو یہ کہتا ہو کہ سورج' چاند' پہاڑ' دریا' سرسبز و شاداب کھیتیاں' پھلوں سے لدے درخت' پانی سے بھرے ہوئے بادل اس نے نہیں بلکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ہی بنائے ہیں۔ وہی اسے ایک غیر محسوس وجود سے بڑا کرتا ہے' گوشت پوست کے لوتھڑے میں تبدیل کرتا ہے' پھر اسے متوازن شکل و صورت دیتا ہے' خوب صورت و حسین و جمیل بناتا ہے' جان ڈالتا ہے اور پیدایش کے بعد جب وہ اس قابل بھی نہیں ہوتا کہ اپنے منہ میں پانی یا دودھ کے دو قطرے اپنے ہاتھ سے ڈال سکے' محبت کرنے والی ماں اور باپ کے سہارے بڑا کرتا ہے۔ پھر اسے بچپن سے جوانی' ادھیڑ عمر اور بڑھاپے تک سفر کراتا ہے۔ یہ سب کچھ درست لیکن جب وہ ہوش سنبھال کر ایک پڑھا لکھا یا غیر پڑھا لکھا شخص بن جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی ہر ہدایت کو نظرانداز کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے کہتا ہے کہ پاک اور صاف اشیا جتنی چاہو کھاؤ تاکہ تم صحت مند اور تندرست رہو' وہ ہر نجس چیز پر شوق سے ٹوٹتا ہے۔ اللہ کہتا ہے کہ ماں باپ کا احترام و اطاعت کرو' وہ ان کی ہر مرضی کے خلاف کرتا ہے۔ اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندوں کے ساتھ انصاف و عدل کرو' ان کی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کرو' وہ اللہ کے بندوں کے حقوق غصب کرتا ہے۔ گویا زبان سے یہ کہنے کے باوجود کہ اے رب! اے مالک! تو ہی میرا خالق ہے' اللہ کے ہر حکم کی خلاف ورزی کرنا' یہی کفر ہے۔ یہ ناشکری ہے' اس لیے کہ شکر کا مطلب اللہ تعالیٰ کو حاکم و مالک مانتے ہوئے صرف اور صرف اس کی بندگی و اطاعت ہے۔

عقل' مشاہدہ اور تجزیے کے ذریعے اس حقیقت تک پہنچنے کا نام کہ کائنات اور انسان کا خالق' مالک صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہے اور صرف اسی کی بندگی و اطاعت کی جائے' اسلام ہے۔

اگر مشاہدہ' عقل اور تجزیہ اس بات کی گواہی دے کہ اصل مالک اور حاکم تو اللہ ہی ہے لیکن انسان اپنے عمل کے ذریعے جو کچھ' جہاں اور جب چاہے کرتا رہے تو اس کا نام کفر ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کے اقرار کے باوجود خود کو اس کی بندگی سے نکال کر اپنی عقل' پسند' نفس اور خواہش کو خدا بنالینا۔

کفر کی بد ترین شکل شرک ہے' جس میں نہ صرف اللہ تعالیٰ کی وحدانیت یعنی اعلیٰ ترین حاکم ہونے کا انکار و تردید کی جاتی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسروں کو شریک کر لیا جاتا ہے۔ اس کی بہت سی شکلیں ہیں۔ ایک شکل یہ ہے کہ اس کے علاوہ دوسروں کو بھی رازق مانا جائے ---- بھلا اگر وہ اپنا رزق بند کر لے تو کون ہے جو تم کو رزق دے لیکن یہ سرکشی اور نفرت میں پھنسے ہوئے ہیں (الملک ۶۷: ۲۱)۔ بعض صورتوں میں اللہ کو خالق تو مانا جاتا ہے لیکن نفع اور نقصان کے پہنچنے میں دوسروں کو شریک کر لیا جاتا ہے---- اور اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو کہہ دیں گے کہ اللہ نے۔ کہو

بھلا دیکھو تو جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو اگر اللہ مجھ کو کوئی تکلیف پہنچانی چاہے تو کیا وہ اس تکلیف کو دور کر سکتے ہیں۔ کہہ دو کہ مجھے اللہ ہی کافی ہے۔ بھروسا رکھنے والے اسی پر بھروسا رکھتے ہیں (الزمر ۳۹: ۳۸)۔ یہی مضمون سورہ الرعد میں آیت نمبر ۱۶ میں یوں بیان فرمایا ہے: آپ کہیے کہ آسمانوں زمین کا پروردگار کون ہے۔ آپ کہہ دیجیے وہ اللہ ہے----- آپ یہ کہیے کہ کیا پھر بھی تم نے اللہ کے سوا دوسرے مددگار قرار دے رکھے ہیں جو خود اپنی ذات کے نفع و نقصان کا بھی اختیار نہیں رکھتے۔ آپ کہیے کہ کیا اندھا اور آنکھوں والا برابر ہو سکتا ہے یا کہیں تاریکی اور روشنی برابر ہو سکتی ہے۔ کیا انھوں نے اللہ کے ایسے شریک قرار دے رکھے ہیں کہ انھوں نے بھی پیدا کیا ہو جیسا اللہ پیدا کرتا ہے۔ پھر ان کو پیدا کرنا ایک سا معلوم ہوا ہو آپ کہہ دیجیے اللہ ہی ہر چیز کا خالق ہے اور وہی واحد ہے غالب ----- کہیں یوں کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ایک کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر کسی چیز کا مالک نہیں ہے (فاطر ۳۵: ۱۳)۔

مشرکین کے اس خیال کی تردید بھی قرآن کریم نے بہت واضح طور پر فرمائی ہے کہ ان کا شرک اور مذہب ان پر مسلط کر دیا جاتا ہے، یا انھیں مجبوراً مشرک گھرانے میں پیدا کر دیا جاتا ہے--- اور کہتے ہیں اگر رحمٰن چاہتا تو ہم ان کو نہ پوجتے۔ ان کو اس کا کچھ علم نہیں۔ یہ تو صرف ٹاک ٹوئیاں مار رہے ہیں (الزخرف ۴۳: ۲۰)۔ بعض اوقات مشرکین کا کہنا ہوتا ہے کہ ہم نے بچپن سے اپنے باپ دادا کو شرک کرتے ہوئے دیکھا اس لیے ہم بھی مشرک بن گئے۔ چونکہ باپ دادا عیسائی یا ہندو تھے اس لیے ہم بھی ان کی طرح اس مذہب کے پیروکار بن گئے---- اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ جو کتاب اللہ نے نازل فرمائی ہے اس کی پیروی کرو تو کہتے ہیں نہیں بلکہ ہم تو اس چیز کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا۔ بھلا اگرچہ ان کے باپ دادا نہ کچھ سمجھتے ہوں اور نہ سیدھے رستے پر ہوں تب بھی وہ انھی کی تقلید کیے جائیں گے (البقرہ ۲: ۱۷۰)۔ یہی مضمون المائدہ ۵: ۱۰۴، الانعام ۶: ۱۳۹، الاعراف ۷: ۱۷۳، لقمن ۳۱: ۲۱ اور الصف ۶۷: ۴۳ میں وضاحت سے بیان ہوا ہے۔

گویا عقلی طور پر یہ کہنا بے معنی ہے کہ چونکہ ہمارے باپ دادا پڑھے لکھے نہ تھے، ہم بھی جاہل رہیں، چونکہ وہ آنکھیں بند کر کے کار چلاتے تھے ہم بھی ویسا ہی کریں اور ہر چوراہے پر حادثہ کرنے اور زخمی ہونے کے باوجود ان کی اندھی پیروی پر اصرار کرتے رہیں۔

اس آبا پرستی کو قرآن کریم نے شرک کہا ہے اور ہمیں اس سے بچنے کی تاکید کی ہے۔ شرک کی شکلوں میں ظن و گمان کی پیروی کو بھی شامل کیا گیا ہے یعنی غیر یقینی علم کی بنا پر کسی کام کو کرنا بھی شرک قرار دیا گیا ہے۔ یاد رکھو کہ جتنے کچھ آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں ہیں سب اللہ ہی کے ہیں اور جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر دوسرے شرکا کی عبادت کرتے ہیں، کس چیز کا اتباع کر رہے ہیں۔ محض بے بنیاد خیال (ظن) کا

اتباع کر رہے ہیں اور محض قیاسی باتیں کر رہے ہیں (یونس ۱۰:۶۶)---- قرآن کریم کی روشنی میں ایک شخص، مسلمان ہو یا غیر مسلم، اگر وہ اللہ تعالیٰ کو خالق و مالک ماننے کے باوجود مدد اور نصرت کے لیے دوسروں کو پکارتا ہے تو وہ شرک کا ارتکاب کرتا ہے۔ اور جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ نہ تمھاری ہی مدد کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ خود اپنی ہی مدد کر سکتے ہیں (الاعراف ۷:۱۹۷)---- شرک ایک ایسا ذہن پیدا کر دیتا ہے جو زبان سے یہی کہتا ہے کہ سب سے اعلیٰ رب ایک ہی ہے یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ، لیکن زندگی کے معاملات میں اللہ کو چھوڑ کر کبھی مال و دولت کو، کبھی ذات برادری کو، کبھی رسوم و رواج کو اور کبھی صاحب اختیار افراد کو وہ مقام دے دیا جاتا ہے جو صرف قادر مطلق کا ہے جو جلاتا اور مارتا ہے، عزت و ذلت دیتا ہے اور نفع و نقصان کا مالک ہے۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے: کیا انھوں نے اس کے سوا کارساز بنائے ہیں؟ کارساز تو اللہ ہی ہے اور وہی مردوں کو زندہ کرے گا اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے (الشوریٰ ۴۲:۹)---- جن افراد کو مشرکین اللہ کا مددگار سمجھتے ہیں خواہ وہ زندہ ہوں یا مردہ، انسان ہوں یا مٹی اور لکڑی کے تراشے ہوئے بے جان مجسمے، وہ قرآن کی نگاہ میں اتنے بے بس اور بے اختیار ہیں کہ خود اپنا دفاع نہیں کر سکتے، وہ کسی دوسرے کو کیا فائدہ یا نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ آپ فرما دیجیے کہ جن کو تم اللہ کے سوا قرار دے رہے ہو، ذرا ان کو پکارو تو سہی وہ نہ تم سے تکلیف کو دور کرنے کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ اس کے بدل ڈالنے کا۔ یہ لوگ جن کو (اللہ کے سوا) پکارتے ہیں وہ خود اپنے پروردگار کے ہاں ذریعہ (وسیلہ) تلاش کرتے رہتے ہیں کہ کون ان میں زیادہ مقرب ہے اور اس کی رحمت کے امیدوار رہتے ہیں اور اس کے عذاب سے خوف رکھتے ہیں۔ بے شک تمھارے پروردگار کا عذاب ڈرنے والی چیز ہے (بنی اسرائیل ۱۷:۵۶-۵۷)۔

چونکہ شرک کی بنیاد ظن و گمان ہے، یقین و ایمان نہیں، اس لیے محض اپنی سوچ اور فکر سے اللہ تعالیٰ کے بارے میں غلط تصورات قائم کر لینا گویا اللہ تعالیٰ پر بہتان لگانے کے مترادف ہے۔ اللہ اس گناہ کو نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے اور اس کے سوا اور گناہ کو جس کو چاہے معاف کر دے۔ اور جس نے اللہ کا شریک مقرر کیا اس نے بڑا بہتان باندھا (النساء ۴:۴۸)---- اسی بنا پر شرک کو ظلم عظیم قرار دیا گیا ہے (لقمن ۳۱:۱۳) اور کہیں اسے کھلی گمراہی اور ضلالت کہا گیا ہے (النساء ۴:۱۱۶)۔

قرآن کریم کے ان واضح ارشادات کی روشنی میں آپ کے اٹھائے ہوئے سوالات کے جوابات یہ ہیں:

۱۔ ہر بچہ اسلام کی فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ اسلام اللہ تعالیٰ کی شعوری اور بالارادہ بندگی کا نام ہے۔

۲۔ جنت اور جہنم کا تعلق انسان کی سعی و عمل سے ہے۔ اس کا تعلق کسی کے نسب، ولدیت اور ذات برادری سے نہیں ہے کہ اعلیٰ ذات کے افراد خود بخود جنت میں پہنچ جائیں۔ اسلام کا اصول یہ ہے کہ

جو بھی نیک عمل کرے گا وہ جنت کا مستحق ہو گا۔ اس کا فیصلہ پیدائشی بنیاد پر نہیں ہوتا۔ اگر ابوجہل، جو شرک کے مرض میں مبتلا تھا، مسلمان ہو جاتا تو جنت کا مستحق بن سکتا تھا۔

۳۔ بلاشبہ ایک شخص مسلمان ہونے کے بعد اگر قبر پرستی، بت پرستی، یا نفس پرستی کا مرتکب ہوتا ہے تو اپنے عہد کی خلاف ورزی کرتا ہے اور جب تک اللہ تعالیٰ سے توبہ و استغفار کر کے عمل صالح کو اختیار نہیں کرے گا اپنے آپ کو عذاب سے نہیں بچا سکتا۔ یہ بات قرآن کریم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واضح ارشادات میں کہی گئی ہے۔

۴۔ آپ کا کہنا درست ہے کہ آج بہت سے مسلمان دین اسلام کی تعلیمات سے لاعلمی، لاپروائی یا جان بوجھ کر اختیار نہ کرنے کے سبب مسلمانیت کے اعلیٰ مقام سے گر کر نفس، اقتدار اور ہوس کے بندے بن گئے ہیں۔ لیکن ایسے مسلمان بھی ہیں جو اللہ واحد کی بندگی و اطاعت کرتے ہوئے جام شہادت نوش کر لیتے ہیں۔ ان کا سر اللہ کے سوا کسی کے سامنے نہیں جھکتا۔

۵۔ جزا و سزا کا فیصلہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ وہ اپنے شاکر بندوں کو کتنا اعلیٰ اجر دے گا اور ناشکرے، کافر اور مشرک بندوں کو کس درجے کا عذاب دے گا، یہ صرف اس کے کرنے کا فیصلہ ہے۔ اس کے بارے میں کوئی انسان کوئی رائے نہیں دے سکتا۔

۶۔ بلاشبہ اسلام توحید خالص کا نام ہے اور آج لاکھوں کروڑوں مسلمان جو ہر سال حج پر جاتے ہیں اسی توحید خالص کا عملی اظہار حج میں کرتے ہیں، رمضان میں روزے رکھ کر کرتے ہیں اور عام حالات میں اپنے معاملات کو اللہ کی مرضی کے مطابق انجام دے کر اس کا ثبوت فراہم کرتے ہیں۔ ہاں بعض گمراہ افراد اگر کسی شخصیت کے آگے سر جھکاتے ہیں تو یہ ان کی غلطی ہے۔ اسلام میں نہ کسی اوتار کا تصور ہے، نہ کسی مقدس شخصیت کا۔ انبیاے کرام اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے بہترین اور بزرگ ترین افراد ہیں لیکن ان میں سے کسی کو بھی ہندو اوتاروں کی طرح کبھی پوجا نہیں جاتا۔

۷۔ پیدائشی طور پر ہندو ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ سچائی، حق اور ہدایت کو پا لینے کے بعد بھی ایک شخص گمراہی میں مبتلا رہے۔ اگر ایک شخص پیدائشی طور پر خون میں سرخ ذروں کی کمی کی بنا پر کمزور ہو تو کیا اسے تمام عمر اپنی کمزوری پر فخر کرنا چاہیے، یا کسی اچھے ڈاکٹر کے مشورے سے خون پیدا کرنے والی دوا اور غذا کے ذریعے قوی اور جسیم بن جانا چاہیے۔

۸۔ آپ کا خیال درست ہے کہ جتنی ذمہ داری آپ کی اپنی ہے کہ عقل و شعور کے ذریعے حق کو تلاش کریں اتنی ہی ذمہ داری مسلمانوں کی ہے کہ وہ ہندوؤں، قادیانیوں، عیسائیوں، بہائیوں وغیرہ تک اسلام کی تعلیمات لے جائیں، انھیں اپنے طرز عمل سے اسلام سے متعارف کرائیں اور ان تک پیغام حق

کو پہنچائیں۔

۹۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ وہ سب سے زیادہ عدل کرنے والے ہیں' وہ کبھی ظلم نہیں کر سکتے۔ چنانچہ قرآن کریم کا فرمان ہے: وہ ایک ذرہ برابر نیکی اور بدی کو بھی ضائع نہیں فرمائیں گے------ اس لیے اللہ کے ہاں فیصلے کی بنا رسمی اسلام نہیں' عملی اسلام ہے' یعنی کس نے اسلام پر کتنا عمل کیا۔ اسلام قاتل' غاصب' فسادی' زانی اور شرابی کو ایک لمحے کے لیے بھی جنت کا مستحق قرار نہیں دیتا' وہ صرف نیک عمل کو کامیابی کی شرط قرار دیتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب (ڈاکٹر انیس احمد)۔

پروفیسر خورشید احمد کے قلم سے

ملت اسلامیہ	100/-	سیرت پاک کا تاریخی کردار	300/-
پاکستان آزادی کے پچاسویں سال میں	125/-	اسوہ ابراہیمی	250/-
تحریک آزادی کشمیر	500/-	نفاذ شریعت	400/-
سی ٹی بی ٹی پر دستخط اور پاکستان	125/-	ایٹمی صلاحیت اور مستقبل کا چیلنج	600/-
اتوار کی چھٹی	125/-	ایٹمی صلاحیت اور قرضوں کا شکنجہ	250/-
نئی حکومت : قومی ترجیحات کے چیلنج	150/-	خودکشی' خود سوزی اور پاکستانی معاشرہ	250/-
پاک بھارت تعلقات اور مسئلہ کشمیر	125/-	اعلان لاہور	250/-
سود کی لعنت	125/-		

ان 15 کتابچوں کی کل قیمت : -/53 روپے اب صرف -/40 روپے میں حاصل کریں

سچی بات ☆ بھارت کی قید سے لکھے گئے ☆بچوں کے نام خرم مراد کے خطوط ☆ ۲۵ سال بعد پہلی بار ☆ والدین کی ضرورت۔ قیمت : -/12 روپے' -/800 روپے سیکڑہ

ڈاک خرچ بذمہ خریدار

ہمارے دیگر کتابچوں کی تفصیلات طلب کیجیے

منشورات' منصورہ' ملتان روڈ' لاہور - 54570 فیکس : 042-7832194